بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

فون ۴۲۹

بروز اتوار

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۷ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ - ۲۶ فتح ۱۳۵۰ ہش - ۲۶ دسمبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۹۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

145

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۲۵ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۴ فتح کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لحظہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ـــ ۲۵ فتح - کل ۲۴ فتح کو مسجد مبارک میں خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ گذشتہ جنگ کے ایام کے بعد آج پہلی مرتبہ تمام مقامی احباب نے حضور کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ البتہ مستورات کو ابھی جمعہ کے لئے آنے کی اجازت نہیں تھی۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

ایک سیاسی ضابطۂ عمل جیسے قائدِ اعظم نے اہلِ پاکستان کیلئے تجویز فرمایا

ہمیں اُس وطن دوستی کو فروغ دینا چاہیئے جو ہمیں ایک متحد اور طاقتور قوم کے سانچے میں ڈھالدے

اِس نازک وقت میں جبکہ ہم بیرونی خطرات سے دوچار ہیں پوری قوم میں کامل اتحاد و اتفاق ضروری ہے

مَیں یقین دلاتا ہوں کہ آپ آپس میں لڑیں گے تو ناکام رہیں گے اور متحد رہیں گے تو یقیناً کامیاب ہونگے

بانیٔ پاکستان، بابائے قوم قائدِ اعظم محمد علی جناح نے فرمایا:-

"آپ کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ اپنے صوبے سے محبت کرنے اور اپنے ملک سے محبت کرنے کے معنی اور ان دونوں کے تقاضے الگ الگ ہیں۔ ہمارے فرائض جو ہم پر پوری مملکت کیطرف سے عائد ہوتے ہیں وہ ہمیں صوبائیت سے آگے لے جاتے ہیں۔ ان کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنی نظر اپنے خیالات اور وطن دوستی کے تصوّر میں وسعت پیدا کریں۔ ملک کی خدمت کا اکثر یہ تقاضا ہوتا ہے کہ ہم اپنی ذاتی اور صوبائی اغراض کو وسیع تر مقاصد میں ضم کر دیں۔ جس میں سب کی بھلائی اور فائدہ ہے۔ سب سے پہلے ہم پر اپنے ملک کی خدمت فرض ہے۔ اس کے بعد اپنے صوبے، اپنے ضلعے اپنے قصبے یا گاؤں کی اور آخر میں خود اپنی۔ یہ نہ بھولئے کہ ہم ایک ایسی مملکت کی تعمیر کر رہے ہیں جسے پوری دُنیائے اسلام کی قسمت کے بنانے میں پورا پورا حصّہ لینا ہے۔ لہذا ہماری نظر وسیع ہونی چاہیئے۔ ایسی وسیع کہ وہ صوبائی حد بندی، محدود قوم پرستی اور نسلی تعصّبات سے بالاتر ہو۔

ہمیں اُس وطن دوستی کو فروغ دینا چاہیئے جو ہمیں ایک متحد اور طاقتور قوم کے سانچے میں ڈھال سکے۔ صرف یہی ایک طریقہ ہے جس سے ہم اپنا مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ مقصد جس کے لئے لاکھوں مسلمانوں نے اپنا سب کچھ کھویا اور جانیں قربان کیں۔

ان تمام باتوں کا تقاضا یہ ہے کہ آپس میں کامل اتحاد، اتفاق اور تنظیم پیدا کی جائے۔ مَیں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آپ آپس میں لڑیں گے تو ناکام رہیں گے اور متحد رہیں گے تو یقیناً کامیاب ہوں گے۔

اس اہم اور نازک وقت میں جبکہ ہم بیرونی خطرات سے دوچار ہیں اور اندرونی طور پر ہمیں ایسے پیچیدہ مسائل سے نپٹنا ہے جن کے اثرات بہت دُور تک پہنچتے ہیں اور ہمارے مستقبل کو متاثر کرنیوالے ہیں، آپ اتحاد اور یک جہتی پیدا کر کے بہت بڑی خدمت انجام دے سکتے ہیں۔ ان حالات میں یہ بھی ممکن ہے کہ بعض لوگ اپنے ذاتی اور خود غرضانہ مقاصد کیلئے ایسی کارروائیاں کریں جو پھوٹ اور تفرقہ کا باعث ہوں۔ اپنے ہی لوگوں میں جو غدّار اور دغاباز ہیں، اُن سے ہوشیار رہیئے۔ اور اُن سے بھی جو آپ کے ذریعے اپنا مطلب نکالنا چاہتے ہیں۔

آخر میں مَیں آپ کو بڑی تاکید کے ساتھ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ پاکستان کے سچّے اور بے غرض سپاہی کی طرح انکساری، بے غرضی اور پوری سنجیدگی سے سوچیں اور قدم اُٹھائیں۔ تنظیم اور باقاعدگی۔ یہ وہ خوبیاں ہیں جو آپ کو اپنے اندر پیدا کرنی ہیں۔ اِن ہی خوبیوں کے اختیار کرنے میں آپ کی اور آپ کی قوم کی نجات پوشیدہ ہے۔

مَیں اُمید کرتا ہوں، نہیں بلکہ مجھے پورا اعتماد ہے کہ مشرقی بنگال کے طلباء مجھے کسی طرح مایوس نہ کریں گے۔"

(کتاب "بابائے قوم نے فرمایا" صفحات ۳۴ تا ۳۶)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ رفتح ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا قابلِ فخر بنیادی ورثہ

صدرِ مملکت جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ۲۰ر دسمبر ۱۹۷۱ء کو اپنی پہلی نشری تقریر میں موجودہ مشکلات اور نازک صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کے سلسلہ میں واضح فرمایا ہے کہ برصغیر کے مسلمان اُس وقت سے ہی جبکہ محمد بن قاسم نے اِس سرزمین پر قدم رکھا مشکلات اور نازک حالات سے دوچار ہوتے چلے آئے ہیں۔ وہ ہمیشہ ہی مشکلات پر قابو پاتے ہوئے دلیری اور پامردی کے ساتھ آگے ہی آگے قدم بڑھاتے رہے ہیں۔ اِسی بناء پر برصغیر کے مسلمان ایک قابلِ فخر ورثہ کے حامل ہیں۔ اِس ورثہ کی مدد سے ہم اپنی مشکلات اور نامساعد حالات پر قابو پانے میں کامیاب رہیں گے اور جادۂ منزل پر پہلے ہی کی طرح رواں دواں رہتے ہوئے پوری ظفر مندی کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

صدرِ مملکت نے اہلِ پاکستان کے جس قابلِ فخر ورثہ کا ذکر کیا ہے وہ واقعی اپنی ذات میں ایک عظیم قوت و طاقت کا سرچشمہ ہے اور اس کے بل پر بڑی سے بڑی مشکل پر بآسانی قابو پاکر ہم بحمداللہ تعالیٰ اپنے مقصد میں کامیاب اور نائز المرام ہو سکتے ہیں لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اس قابلِ فخر ورثہ کی نوعیت اور اس کے تقاضوں کو سمجھیں اور پھر ان تقاضوں کو پورا کر دکھانے میں اپنی انتہائی کوشش اور طاقت صرف کر ڈالیں۔

قبل اس کے کہ ہم اِس امر پر روشنی ڈالیں کہ ہمارا وہ عظیم قابلِ فخر ورثہ کیا ہے یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ یہ ورثہ خود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ کے صحابہ کرامؓ کی طرف سے نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا ہوا ہم تک پہنچا ہے۔ اِس لئے اِس ورثہ کی ماہیت سے آگاہ ہونے کے لئے ہمیں ایسے مواقع پر خود حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ کے صحابہ کرامؓ کے نمونہ کا بنظرِ غائر مطالعہ کرنا چاہئیے۔ اِس ضمن میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ (انفال آیت ۶۱) نیز يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ (آل عمران آیت ۲۰۱) پر کما حقہ، عمل کیا اور اس طرح سرحدوں کی خاطر خواہ حفاظت کا انتظام کر کے صبر، مصابرت، مرابطت اور تقویٰ کا ایسا شاندار مظاہرہ کیا کہ کثرتِ تعداد اور کثرتِ سامان پر گھمنڈ کرنے والے بڑے سے بڑے دشمنوں پر اُن کا رعب اور اُن کی ہیبت طاری ہوئے بغیر نہ رہی۔ ان کا یہی وہ نمونہ تھا کہ جنگِ بدر کے موقع پر دشمنوں کے بھیجے ہوئے جاسوس پر اِس نمونہ کی ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ اُس نے واپس جاکر اپنے ساتھیوں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی تعداد کی کثرت اور سامان کی فراوانی کے باوجود مسلمانوں سے لڑنے کا خیال اپنے دل سے نکال دیں۔ اُس نے کہا میں نے جتنے آدمی مسلمانوں کے دیکھے ہیں ان کو دیکھ کر مجھ پر یہی اثر ہوا ہے کہ اونٹوں پر آدمی نہیں موتیں سوار ہیں۔

الغرض مشکلات پر قابو پانے اور مسلمانوں کی ہستی کو کالعدم کرنے والے دشمنوں کا مقابلہ کرنے سے متعلق یہ وہ ورثہ ہے جو ہمیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ کے صحابہ کرامؓ کی طرف سے ملا ہے اور اِس ورثہ کے تقاضوں کو پورا کرنے کی صورت میں خدا تعالیٰ نے ہمیں فتحمندی اور غلبہ کی عظیم الشان بشارتوں سے نوازا ہے۔ اِس قابلِ فخر ورثہ میں تقویٰ اللہ کی رُو سے اللہ تعالیٰ سے طلبِ نصرت اور اُس پر کامل توکل کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ہمارے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ ہم صبر، مصابرت اور مرابطت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے پر ہی اکتفا نہ کریں اور محض اِن اوصاف کو ہی کامیابی کا ذریعہ نہ سمجھیں بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے اپنی کامیابی کے لئے عاجزانہ دُعاؤں کے ذریعہ اُس سے نصرت طلب کرتے رہیں۔ کیونکہ کامیابی اور فتحمندی کا انحصار اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر ہے نہ کہ محض ہماری تیاری پر۔ یہی وہ قابلِ فخر ورثہ ہے جس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی اولاد ہونے کی حیثیت سے ہم وارث ہیں۔ اور اِسی ورثہ کی طرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۱۷ر دسمبر ۱۹۷۱ء میں اہلِ وطن کو توجہ دلائی ہے۔

حضور نے واضح فرمایا ہے کہ مسلمان ہونے کی حیثیت میں ہم تک دو ورثے پہنچے ہیں۔ ایک کامیابیوں کے وعدوں اور بشارتوں کا ورثہ۔ دوسرے ایثار، قربانی، فدائیت اور توکل کا ورثہ۔ ان میں سے ایثار، قربانی، فدائیت اور توکل کا ورثہ مقدم ہے جب ہم اس ورثہ کو اپنا کر اس کے تقاضوں کو پورا کر دکھائیں گے، صرف اور صرف تبھی ہم وعدوں اور بشارتوں کے ورثہ کے اہل اور مستحق بنیں گے، بصورت دیگر نہیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"اگر ہمارے اندر غیرتِ ایمانی ہے تو ہمیں یہ عہد کر لینا چاہئیے کہ جب تک ہم جنگ نہیں جیت لیتے ہم ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔ اِس کے بغیر تو پھر مسلمان کہلانے میں کوئی مزا نہیں۔ یہ یاد رکھیں (احمدی بھی اور میرے دوسرے بھائی بھی) کہ اگر ایمان اور تقویٰ اور طہارت اور اسلام کے حق میں جو بشارتیں ہیں ان کا ذکر ہم نے اپنی زبانوں پر اپنی مجالس میں، اپنی گفتگوؤں، اپنے ریڈیو پر اور اپنے اخباروں میں کرنا ہے تو پھر مسلمان بننا پڑے گا، ورنہ ہم اُن بشارتوں کے حامل نہیں ہو سکتے جو اسلام کے حق میں اللہ تعالیٰ نے دی ہیں۔ اُن وعدوں کو وراثت میں ہم تبھی حاصل کر سکتے ہیں جب ہم حقیقی طور پر اُن کے وارث بنیں۔ اگر ہم ایثار، قربانی، توکل اور فدائیت کے ورثہ کو ٹھکرا دیں تو ورثہ میں آئے ہوئے وعدوں کو ہم کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ ہمارے پاس پہلے ورثہ پہنچا قربانی کا، ایثار کا، پہلے ہمارے پاس ورثہ پہنچا شجاعت کا، پہلے ہمارے پاس ورثہ پہنچا نڈر ہو جانے کا، اور وہ اِس وجہ سے کہ ہمارے پاس پہلے ورثہ پہنچا خدا تعالیٰ پر توکل کرنے کا اور خدا تعالیٰ کے علاوہ اور کسی سے نہ ڈرنے کا۔ جب ہم نے یہ ورثے حاصل کر لئے تو اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہوئے۔ اب بھی ہم اگر اِس ورثہ کو ٹھکرائیں نہ بلکہ قیمتی متاع سمجھ کر اپنے سینے سے لگائے رکھیں تو خدائی وعدوں کا ورثہ ہم تک پہنچتا ہے اور اس کی بشارتیں ہمارے حق میں پہنچتی ہیں ورنہ نہیں۔ خدا نہ کرے کہ ان بنیادی ورثوں کو ہم دھتکار دیں (نعوذ باللہ)، پھر تو بشارتوں کے حصول کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن وہ بنیادی ورثہ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی اولاد کو اپنے آباء و اجداد سے ملا (جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد چکر لگا کر ہر چیز قربان کر کے اسلام کے لئے قربانیاں دی تھیں) وہ ورثہ قربانی، جذبہ، ایثار، جہاد کا ولولہ، جان کو کچھ نہ سمجھنے کا عزم، خدا تعالیٰ پر ہی توکل کرنا اور کسی غیر کی طرف توجہ نہ کرنا ہے۔ جب یہ ورثے ہمیں مل جائیں گے اور ہم خود کو اِس کا اہل بنائیں گے تو خدا تعالیٰ کے وعدے ضرور پورے ہوں گے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ہم اپنے اندر یہ صفات پیدا کر لیں اور پھر خدائی وعدے پورے نہ ہوں۔ لیکن اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو نہ نباہیں تو رحیم خدا سے ہم یہ کیسے اُمید رکھ سکتے ہیں کہ جو قربانیوں سے تعلق رکھنے والے وعدے ہیں وہ پورے ہو جائیں گے۔"

(الفضل ۲۳ر دسمبر ۱۹۷۱ء)

ہمارا وہ قابلِ فخر بنیادی ورثہ جس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی مشکلات اور نازک حالات پر قابو پا سکتے اور دشمن کے منصوبوں کو خاک میں ملا کر جادۂ منزل پر پوری ظفر مندی کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں، قربانی و ایثار، فدائیت اور توکل علی اللہ کا ورثہ ہے۔ جب ہم اپنے عمل سے ثابت کر دکھائیں گے کہ ہم اِس ورثہ کے حامل ہیں، تو پھر فتح و ظفر کے وعدوں اور بشارات کا ورثہ ہمیں مل کر رہے گا۔ ضرورت اِس امر کی ہے کہ ہم عملِ پیہم اور جہدِ مسلسل کے ذریعہ یہ ثابت کرتے چلے جائیں کہ ہمیں بحمداللہ تعالیٰ قربانی و ایثار، ولولۂ جہاد، جان کو کچھ نہ سمجھنے کے عزم اور صرف اور صرف خدا تعالیٰ پر ہی توکل رکھنے کا ورثہ حاصل ہے۔

پھر ہمارا موجودہ مشکلات پر قابو پانا اور نامساعد حالات کے باوجود پاکستان کی سالمیت کو پوری طرح برقرار رکھتے ہوئے اسے مضبوط سے مضبوط تر اور خوشحال سے خوشحال تر بنانے میں کامیاب ہونا یقینی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرزمین سپین کے نامور اسلامی فرزند

شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ

مکرم محمد اجمل صاحب شاہد

سرزمین سپین میں جو اقلیم روحانیت کے نامور پیدا ہوئے ان میں حضرت محی الدین ابن عربیؒ کا نام نامی سرفہرست ہے صوفیاء کرام اور علماء عظام میں آپ کا خاص مقام ہے اور اسلامی دنیا میں شیخ اکبرؒ کے نام سے معروف ہیں خدا تعالیٰ نے آپ کو وحی و الہام کی روشنی سے نوازا تھا اسی بناء پر آپ نے اسلامی مسائل کو خالص روحانی انداز میں اجاگر فرمایا ہے

مختصر حالات زندگی

شیخ اکبر کی پیدائش ۱۷ رمضان المبارک ۵۶۰ھ میں اندلس کے شہر مرسیہ میں ہوئی ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی اور ۵۶۷ھ میں اشبیلیہ آ گئے جو صوفیاء اور علماء کا گڑھ تھا۔ یہاں آپ نے متعدد مشہور علماء سے قرآن مجید، حدیث اور فقہ کے علوم حاصل کئے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو ذہن رسا عطا فرمایا تھا۔ اس لئے بہت جلد ان علوم پر دسترس حاصل کر لی اٹھارہ برس کی عمر میں آپ نے دنیا کے مشہور فلسفی ابن رشد سے جو اس وقت قرطبہ کے قاضی تھے ملاقات کی۔ تدریس حدیث کیلئے مشہور محدثین ابن عساکر، ابوالفرج اور ابن الجوزی سے اجازت حاصل کی ۵۹۸ھ مطابق ۱۲۰۲ء میں ابن العربی نے سرزمین اندلس کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیا اور افریقہ اور ملک عرب کے لئے روانہ ہو گئے۔ مصر میں آپ نے ایک سال قیام فرمایا۔ اس کے بعد دمشق تشریف لے گئے جہاں مشہور عالم صدرالدین قونوی آپ کے معتقد ہو گئے۔ ۶۰۱ھ میں آپ بغداد اور پھر وہاں سے مکہ چلے گئے اور وہاں سات سال تک قیام فرمایا۔ کچھ عرصہ کے لئے عراق اور موصل گئے مگر پھر ۶۱۱ھ میں واپس مکہ آ گئے۔ قیام مکہ کے عرصہ میں آپ نے اپنی نہایت ہی مشہور اور علمی خزائن سے مملو کتاب فتوحات مکیہ تصنیف فرمائی جو چار جلدوں میں بڑی ضخیم کتاب ہے۔ اس کتاب کے شروع میں آپ نے اپنا وہ خواب بھی درج فرمایا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کتاب کے لکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔

۶۲۰ھ میں ابن عربی مکہ سے دمشق کے لئے روانہ ہو گئے۔ کچھ عرصہ کے لئے آپ حلب گئے اور پھر ایشیائے کوچک کے بعض شہروں کا دورہ کیا۔ ہر جگہ آپ کی بہت بڑی قدر و منزلت ہوئی اور ہزارہا افراد نے آپ سے استفادہ فرمایا اور آپ کو بہت بڑی شہرت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد دمشق جا کر مستقل قیام کر لیا اور یہاں آپ کے معتقدین کی تعداد بہت زیادہ تھی شہر کے قاضی القضاۃ شمس الدین احمد آپ کے مریدوں میں شامل تھے۔

حضرت ابن العربی نے اسلامی مسائل پر بڑی کثرت سے کتب تالیف فرمائی ہیں جن کی تعداد تین صد کے قریب بیان کی جاتی ہے۔ بروکلمان نے ان کی کتب کی جو فہرست تیار کی ہے وہ ڈیڑھ صد پر مشتمل ہے۔ مگر افسوس یہ بیش قیمت ذخیرہ محفوظ نہیں ہے اور اس وقت صرف چند گنتی کی کتب بعض کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ چند مشہور کتب کے اسماء یہ ہیں فتوحات مکیہ۔ فصوص الحکم۔ شجرۃ الکون۔ حلیۃ الابدال۔ تفسیر کبیر۔ تفسیر صغیر۔ نقش الفصوص۔ کتاب الاخلاق وغیرہ

تجدید دین اور مخالفت

حضرت محی الدین ابن عربیؒ نے ساتویں صدی ہجری میں تجدید و احیائے دین کا جو عظیم الشان کام سرانجام دیا۔ اس میں آپ کی شدید مخالفت ہوئی۔ چونکہ آپ فلسفہ۔ تصوف اور الٰہیات کے اسرار و رموز کو خشک علماء کے طریق سے ہٹ کر بیان فرماتے تھے اس لئے آپ پر کفر کے فتوے لگائے گئے اور آپ کو کافر و زندیق کہا گیا چنانچہ آپ خود تحریر فرماتے ہیں:۔

لقد وقع لنا وللعاقلین
امور ومحن بواسطة
اظهارنا المعارف
والاسرار وشهدوا
فینا بالزندقة وازدنا
اشد الذی وصرنا
کرسول کذبه قومه
وما آمن معه الا
قلیل واعدی عدونا
المقلدون لافکارهم

(الیواقیت والجواہر جلد ۱ ص ۲۵)

یعنی ہمیں اور خدا کے دوسرے عارف بندوں کو دین کے معارف اور اسرار کے ظاہر کرنے پر بڑی بھاری مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ لوگوں نے ہمیں کافر و زندیق قرار دیا اور انہوں نے ہمیں شدید ترین تکالیف پہنچائی ہیں اور ہم اس رسول کی مانند ہو گئے جسے اس کی قوم نے جھٹلایا اور جس پر صرف چند لوگ ایمان لائے اور اس بارہ میں ہمارے شدید ترین دشمن وہ لوگ ہیں جو اپنے خیالات و افکار کے مقلد ہیں۔

مگر باوجود اس مخالفت و مخاصمت کے خدا تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی قبولیت عطا فرمائی اور بعد میں پیدا ہونے والے علماء نے آپ کی عظمت و مرتبت کا اقرار کیا۔ چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی نے ان کی مدافعت میں مکمل کتاب تحریر کی۔ علامہ عبدالوہاب شعرانی نے آپ کو عظیم صوفی اور مفکر تسلیم کیا۔ القاموس کے مصنف فیروز آبجرہ نے لکھا۔

"شیخ اکبر واقعی شیخ اکبر تھے۔ وہ محققین کے سرتاج اور امام ہیں۔ ان کی کتابیں علم کے ایسے خزانے ہیں جن کی کوئی انتہاء نہیں اور جن کو پڑھ کر لوگوں کو عرفان الٰہی حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ محققین کے امام تھے۔ ابن عربی ایک صدیق اور ولی کامل تھے۔ بعض لوگ ان کو غلط سمجھتے ہیں اور ملحد کافر کہتے ہیں لیکن یہ سب ان کی کم علمی اور جہالت کی وجہ سے ہے۔"

مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ صاحب نے ابن عربی کی کتاب فصوص الحکم کی تشریح میں ایک کتاب تحریر فرمائی ہے۔

حضرت ابن عربی نے جو علم کلام پیش کیا اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے بڑی گہری مطابقت رکھتا ہے اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر خود حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق بھی پیشگوئیاں تحریر فرمائی ہیں۔ آپ نے اپنی کتب میں وحی و الہام اور نبوت و رسالت کے جاری ہونے کے متعلق بڑی وضاحت اور کثرت سے تحریر فرمایا ہے وہ اس کا دروازہ قیامت تک کھلا ہوا مانتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"وہ نبوت جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونے سے ختم ہو گئی وہ تشریعی نبوت ہے اس کا دنیا میں کوئی مقام نہیں پس اب کوئی شریعت نہیں ہو گی جو آپ کی شریعت میں کوئی حکم زائد کرے اور یہی معنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے ہیں کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے۔ پس میرے بعد اب کوئی رسول اور نبی نہیں ہے یعنی کوئی نبی میرے بعد ایسا نہیں ہے جو کسی ایسی شریعت پر قائم ہو جو میری شریعت کے مخالف ہو بلکہ جب کوئی نبی ہو گا وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہو گا اور کوئی رسول میرے بعد نہیں ہو گا یعنی کوئی شخص ... ایسا نہیں ہو گا جو کوئی نئی شریعت لائے اور اس کی طرف لوگوں کو بلائے۔ یہی وہ چیز ہے جو ختم ہوئی ہے اور جس کا دروازہ بند ہوا ہے نہ کہ نبوت کا مقام بند ہوا ہے۔"

اسی طرح لکھتے ہیں:۔

"نبوت مخلوقات میں قیامت تک جاری ہے اور گو یا کہ شریعت کے لحاظ سے وہ ختم ہو چکی ہے اور شریعت نبوت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور یہ ناممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا الہام دنیا میں سے بند ہو جائے۔ کیونکہ اگر وہ بند ہو جائے تو دنیا کی روحانی غذا ختم ہو جاتی ہے اور روحانی وجودوں کے زندہ رہنے کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا"

(فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۷۳ ص ۸۲)

غرض حضرت ابن عربی نے علم الٰہی کی روشنی میں بہت سے مسائل کو واضح فرمایا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ علم کلام کو سمجھنے کے لئے بطور استشہاد پیش کئے جا سکتے ہیں

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگ اُحد کے دو انصاری شہید

سعدؓ بن الربیع اور عمروؓ بن الجموح

(از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیفؔ)

(۲)

عمروؓ بن الجموح

احد کے ایک اور شہید عمروؓ بن جموح تھے یہ انصار میں سے شروع میں اسلام لانے والوں میں سے نہیں تھے۔ بلکہ لکھا ہے۔ بہت بعد میں اسلام لائے تھے۔ رنگ گورا تھا۔ بال گھنگھریالے تھے۔ یہ قوم خزرج کے قبیلہ بنو حارث میں سے تھے حضرت جابر کے دادا شہید احد عبد اللہ ان کے نسبتی بھائی تھے۔ جاہلیت میں ان کے گھر میں مناف نامی بت رکھا تھا۔ جب انصار میں اسلام پھیلا ان کے ایک لڑکے معاذ بن جبل مسلمان ہو گئے۔

جنگ بدر میں ان کے لڑکے معاذ ہی ابو جہل کو قتل کرنے والوں میں سے تھے۔ ابو جہل پر پہلی کاری ضرب انہوں نے لگائی تھی۔ پھر معاذ بن عفرؓ شریک ہوئے حضورؐ نے اسی لئے ابو جہل کا سامان ان کو انعام میں دیا تھا (مسلم جلد ثانی کتاب الجہاد والسیر باب استحقاق القاتل سلب القتیل) تو یہ انصاری نوجوان رات کی تنہائی میں اٹھتے ان کے بت کو اٹھا کر گند کے گڑھے میں پھینک آتے۔ یہ صبح کو اٹھتے بت ڈھونڈ کر لاتے اسے نہلاتے خوشبو لگاتے اور کہتے اگر پتہ چل جائے کہ کون ایسا کرتا ہے تو میں اس کی خبر لوں۔ دو دن مسلسل ایسا ماجرا دیکھا تو اگلے دن بت کے گلے میں تلوار باندھ دی تاکہ وہ (ان کا مزعومہ خدا) اپنی حفاظت کر سکے۔ انصاری نوجوانوں نے اسی دن تلوار کھول کر مرا ہوا کتا بت کے گلے میں باندھ کر اسے گڑھے میں پھینک دیا۔ عمروؓ بن جموح نے جب اس حالت میں اپنے معبود کو دیکھا تو آنکھیں کھل گئیں کہ یہ ذلیل خدا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ یہ کہتے ہوئے مسلمان ہو گئے۔

"تاللہ لو کنت الٰہا لم تکن
انت وکلب وسط بئر فی قرن"

اللہ کی قسم تو خدا نہیں ہو سکتا اگر تو خدا ہوتا تو کتے کے ساتھ گڑھے میں نہ پڑا ہوتا۔

ایک موقعہ پر حضورؐ نے ان کے قبیلہ کو فرمایا تھا تمہارا سردار کون ہے انہوں نے جد بن قیس کا نام لیا تو حضورؐ نے فرمایا۔ نہیں اس میں تو بخل کی عادت ہے۔ تمہارا سردار عمروؓ بن جموح ہے۔ ان کے عشق رسول کا اندازہ اس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ حضورؐ کی جب کوئی شادی ہوتی تو ولیمہ عمروؓ بن جموح کرتے۔

(اصابہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۱)

جنگ اُحد میں شمولیت کیلئے بے تابی

جب اُحد کے لئے مسلمانوں نے مدینہ سے باہر نکلنا چاہا تو عمروؓ بن جموح نے اپنے لڑکوں سے کہا کہ بدر کے موقعہ پر تم نے مجھے روکا تھا اب مجھے نہ روکنا ان کے بچوں نے عرض کی ابا آپ معذور ہیں (یہ شدید لنگڑے تھے) آپ جا کر کہیں گر ہی گئے۔ انہوں نے کہا تم لوگ تو شدت جنگ میں ادھر ادھر ہو سکتے ہو۔ میں جہاں اڑ گیا کوئی سرکوں گا تھوڑا ہی چنانچہ یہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ میں جنت میں بھی لنگڑاتا چلا جاؤں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں معذور کیا ہے تم پر جہاد فرض نہیں ہے۔ یہ پھر اپنے لڑکوں کے پیچھے پڑ گئے کہ اگر تم نہ روکو تو تمہارا کیا نقصان ہے۔ شاید مجھے شہادت نصیب ہو جائے۔ چنانچہ اپنے ہتھیار سنبھالے اور چل پڑے اور چلتے وقت دعا کی۔

اللّٰھم ارزقنی الشھادۃ
ولا تردنی الی اھلی خائباً"

(ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۲۳ تا ۹۵)

اے پروردگار مجھے شہادت نصیب کرنا اور گھر اپنے اہل و عیال میں ناکام واپس نہ لوٹوں۔

عمروؓ کی دعا کا اثر

جب حضورؐ زخمی ہوئے اور لشکر میں ابتری پھیلی تو جس نے یہ کہا تھا میں نے کوئی جنبش تھوڑا کرنی ہے۔ اپنے لڑکے خلاد کے ساتھ لشکر کفار پر حملہ آور ہوئے اور جام شہادت نوش کیا۔ جنگ کے بعد ان کی بیوی ھندؓ نے اپنے خاوند عمروؓ اور بیٹے خلادؓ اور بھائی عبد اللہؓ بن عمرو (جو جابرؓ کے والد تھے) کی لاشیں اونٹ پر لاد کر مدینہ لانی چاہیں لیکن اونٹ تھا کہ مدینہ کی طرف قدم نہ اٹھاتا تھا اُحد کی طرف اس کا منہ کیا تو دوڑنے لگا اس نیک بخت نے حضورؐ سے یہ ماجرا بیان کیا تو حضورؐ نے دریافت فرمایا انہوں نے گھر سے روانہ ہوتے وقت کچھ کہا تھا۔ عرض کیا یہ دعا کی تھی کہ اللہ مجھے شہادت نصیب کرنا اور گھر لوٹ کر نہ آؤں۔ فرمایا اسی لئے اونٹ نہ چلتا تھا اور پھر فرمایا۔ انصار تم میں سے ایسے آدمی ہیں۔

لو اقسم علی اللہ لابرہ
منھم عمرو بن الجموح
ولقد رأیتہ یطأ
بعرجتہ فی الجنۃ۔

(زرقانی جلد ۲ صفحہ ۵)

کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھا کر کچھ کہہ دیں تو خدا اسے ضرور پورا کرے اور ان میں سے ایک عمروؓ بن الجموح بھی ہے۔ اور میں نے تو اسے جنت میں بیباکی کے ساتھ چلتے دیکھا ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس نے ایک بار پوچھا یا رسول اللہ اگر میں خدا کی راہ میں مارا جاؤں تو اسی ٹانگ سے جنت میں اچھلتا پھروں گا۔ تو حضورؐ نے فرمایا۔

"انی اراک تمشی برجلک
ھذہ صحیحۃ فی
الجنۃ"

(اصابہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۱)

کہ میں تو تمہیں درست ٹانگ سے جنت میں پھرتا دیکھتا ہوں۔ مراد یہ ہے کہ ہر جسمانی نقص کے باوجود بھی جنت میں مومن جا سکتا ہے اور جنت میں جانے کے بعد ہر جسمانی اور روحانی کمزوری دور ہو جائے گی

عمروؓ بن الجموح کی بیوی کا اخلاص

عمروؓ بن جموح کی بیوی ھندؓ نے بجا یہ کہا تھا جب اسے یہ کہا گیا تھا کہ تمہارا خاوند شہید ہو گیا۔ تمہارا بیٹا بھی قربان ہو گیا۔ تمہارا بھائی بھی خدا کی راہ میں کام آیا۔ لیکن وہ ہر بار یہی پوچھتی رہی کہ رسول خدا کا کیا حال ہے اور جب اسے بتایا گیا کہ حضورؐ خیریت سے ہیں اور تشریف لا رہے ہیں تو اس نے کہا اگر حضورؐ زندہ ہیں تو ہر مصیبت ہیچ ہے۔

عمروؓ کی شہادت کے بعد حضورؐ نے ان کو ان کے نسبتی بھائی عبد اللہؓ اور بیٹے خلادؓ کو ایک ہی قبر میں جنت البقیع میں دفن فرمایا۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

خاک و خون میں نہا کر کیا اچھی رسم کی بنیاد رکھ گئے۔ خدا ان پاک طینت عاشقوں پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ آمین۔

چنبل یا داد کا علاج

کچھ عرصہ ہوا ایک بھائی نے اخبار الفضل میں چنبل یا داد کا علاج دریافت کیا تھا جس کی وجہ سے انہیں تکلیف تھی۔ لہٰذا عرض ہے کہ ایسی تکلیف جس میں زخم سے شبنم کی طرح یا آنسو کی طرح پانی بہتا ہو۔ اس کے لئے بے شمار بازاری مرہموں کو بے اثر پایا۔ لیکن جو دوا مفید پائی گئی وہ آئی سی آئی کیمیکل کمپنی کراچی یا ڈھاکہ کی بنی ہوئی چھوٹی سی ٹیوب چار روپیہ میں کیمسٹوں سے ملتی ہے اس کا نام ہے سینالار مرہم (SYNALAR OINTMENT) یہ زخم پر لگا کر ملکی مالش سے جذب کرنے کی دوا ہے۔

اگر زخم میں شدت کی کھجلی ہوتی ہو تو اندرونی طور پر BETNELAN دوا سے آرام محسوس ہوتا ہے۔ یہ سفید رنگ کی چھوٹی گولیاں ہیں جو کہ ساڑھے سات روپیہ میں ۲۵ گولیوں کی شیشی کیمسٹوں سے ملتی ہے۔ ایک گولی صبح ایک شام عارضی طور پر کھائیں پھر بند کر دیں جب کھجلی کی شدت ختم ہو جائے۔ یہ ذاتی تجربہ میں مفید پائیں۔ اپنے ڈاکٹر صاحب سے بھی مشورہ کر لیں۔

(میجر سید محمود احمد شاہ از کراچی)

مجلس ہوسٹل جامعہ کا تربیتی جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ ہوسٹل جامعہ احمدیہ نے ۲۵ نبوت ۱۳۵۰ ہش کو ایک تربیتی جلسہ محترم مولانا ظہور حسین صاحب سابق بخارا کی زیر صدارت منعقد کیا۔

اس کے بعد محترم مولانا ظہور حسین صاحب نے قیام بخارا میں پیش آنے والی مشکلات کا ذکر فرمایا اور نہایت ایمان افروز پیرائے میں ان مشکلات کو دور کرنے والے خدائی سامانوں کا تذکرہ فرمایا۔ نیز آپ نے خلیفہ وقت سے تعلق رکھنے کی پرزور تلقین کی اور اس تعلق کے نتیجے میں حاصل ہونے والی برکات کا بھی ذکر فرمایا آپ کی تقریر کے بعد زعیم مجلس ہوسٹل خدام الاحمدیہ مکرم محمود احمد بنگالی صاحب نے چند اہم تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی اور دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

طارق محمود منتظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۵۷۶

میں چراغ بی بی زوجہ رحمت علی صاحب چیمہ قوم چیمہ پیشہ زراعت عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا مبلغ دو صد روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: چراغ بی بی
گواہ شد: عبدالستار سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی ربوہ
گواہ شد: منظور احمد بٹ دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۵۷۷

میں شریفہ بی بی۔ زوجہ عبدالعزیز صاحب قوم ارائیں۔ عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن چھنیاں نزد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۸/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ۵۰۰/- روپے
۲۔ زیور طلائی ۹ ماشے مالیتی ۱۳۵/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: شریفہ بیگم
گواہ شد: عبدالعزیز بقلم خود (خاوند موصیہ) چھنی ربوہ
گواہ شد: عبداللطیف بقلم خود۔ "الباسط" ربوہ

مسل نمبر ۲۰۵۷۸

میں حاکم بی بی زوجہ میاں بدرالدین صاحب مرحوم قوم جنجوعہ عمر ۱۰۴ سال بیعت ۱۹۱۳ء ساکن ڈنگہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۱۹۷۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ زمین چاہی ایک کنال مالیتی دو ہزار روپے جس کا ۱/۸ حصہ مالیتی ۲۵۰/- روپے
۲۔ زمین بارانی ایک بگھہ مالیت پانچ صد روپے جس کے ۱/۸ حصہ کی مالیت ۶۲/- روپے ہے
۳۔ حق مہر ۳۲ روپے وصول شدہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: حاکم بی بی بیوہ میاں بدرالدین صاحب مرحوم جنجوعہ۔

گواہ شد: اسلام الدین ولد میاں بدرالدین صاحب جنجوعہ ملک کریم لوہیہ لالہ موسیٰ
گواہ شد: غلام احمد جنجوعہ بقلم خود ۲۳/۷ کشمیر نادان سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۰۵۷۹

میں بھاگن بی بی زوجہ تاج الدین صاحب قوم جنجوعہ عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ حق مہر وصول شدہ: ۳۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: بھاگن بی بی

گواہ شد: محمد عقیل معلم وقف جدید موصی ۵۷۲
گواہ شد: محمود احمد صدر جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۰۵۸۰

میں ساجدہ فرحت بنت منظور احمد خان صاحب قوم پٹھان پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۸/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بصورت جیب خرچ ۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

الامۃ: ساجدہ فرحت بنت منظور احمد خان
گواہ شد: منظور احمد خان والد موصیہ دارالصدر شرقی ربوہ۔
گواہ شد: برکات احمد قریشی دارالیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۵۸۱

میں صبیحہ ناصرہ بنت منظور احمد خان صاحب قوم پٹھان پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۸/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بصورت جیب خرچ ۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: صبیحہ ناصرہ بنت منظور احمد خان
گواہ شد: منظور احمد خان والد موصیہ دارالصدر شرقی ربوہ
گواہ شد: برکات احمد قریشی دارالیمن ربوہ

مسل نمبر ۲۰۵۸۲

میں رحیم بی بی زوجہ محمد یعقوب صاحب قوم راجپوت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۱۹۷۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱۔ حق مہر چار صد پچیس روپے وصول شدہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: رحیم بی بی زوجہ محمد یعقوب صاحب جامعہ نصرت ربوہ
گواہ شد: خان محمد گوندل گول بازار ربوہ۔ ضلع جھنگ
گواہ شد: غلام محمد کارکن جامعہ نصرت ربوہ

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
قیمت:-
ایک روپیہ پچیس پیسے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
اطباء ڈاکٹر اور رؤسا اور امراء بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔
جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے
فی تولہ: ۲ روپے

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گداز دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں

انسانی کوششیں بعض اوقات کارگر ثابت نہیں ہوتیں ایسی حالت میں اسے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا چاہیئے۔ اور اس کے حضور عاجزانہ گریہ وزاری کر کے اس کے فضل کا طلبگار ہونا چاہیئے۔ تاکہ وہ محض اپنے فضل سے بگڑے کام بناوے۔

عہدیداران جماعت کو بھی دینی کاموں کی سرانجام دہی میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ ایسی حالت میں انہیں گداز دل کے ساتھ محویت کے عالم میں اللہ تعالیٰ کے حضور نماز میں عاجزانہ دعائیں کرنی چاہئیں۔ اس امر کا اعتراف و اقرار کرتے ہوئے کہ ہم عاجز اور بے بس بندے۔ تیری مدد کے بغیر کچھ کر نہیں سکتے تو ہماری مشکلات دور فرما دے اور اپنے فضل سے سب کام بنا دے۔ آمین۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"وہ یاد رکھنا چاہیئے کہ نماز ہی وہ شئے ہے جس سے سب مشکلات آسان ہو جاتی ہیں اور سب بلائیں دور ہوتی ہیں۔ مگر نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں۔ بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے اور آستانۂ احدیت پر گر کر ایسا محو ہوتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے۔" (ملفوظات جلد دہم ص ۶۶)

اپنے تئیں بے بس یقین کرتے ہوئے دعاؤں سے کام لیجئے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی مدد و نصرت کو کھینچئے۔ جس کے بغیر کامیابی ناممکن ہے۔

(ناظر بیت المال آمد)

نیشنل سروس ریکروٹنگ شیڈول

نیشنل سروس میں بھرتی کرنے کے سلسلہ میں گورنمنٹ کے اعلان کے مطابق مندرجہ ذیل پروگرام پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

۱۔ ساہیوال۔ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر ۷۱ء۔ پی ڈبلیو ڈی ریسٹ ہاؤس
۲۔ ملتان ۳۰/۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء۔ ریکروٹنگ آفس
۳۔ گوجرانوالہ۔ ۲۶ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء پی ڈبلیو ڈی ریسٹ ہاؤس۔
۴۔ راولپنڈی ۲۶ تا ۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء۔ پریڈ روڈ
۵۔ راولپنڈی کینٹ و کراچی ۲۶ تا ۳۱ دسمبر ریکروٹنگ آفس گارڈن روڈ

یاد رہے کہ بمطابق پاکستان نیشنل سروس آرڈیننس ۱۹۷۰ء تمام وہ نوجوان جو ۲۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو ۱۸-۲۰ کی عمر میں ہوں اور کم از کم میٹرک پاس ہوں وہ نیشنل سروس کے لئے اپنے نام پیش کریں۔

ان تمام نوجوانوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جن پر مذکورہ نیشنل سروس کے آرڈیننس کا اطلاق ہوتا ہے خواہ ان کو بلائے جانے کے نوٹس بھیجے گئے ہوں یا نہ بھیجے گئے ہوں وہ مذکورہ بالا مقامات پر صبح ۸ بجے سے دو بجے دوپہر تک نیشنل سروس میں بھرتی کرنے والی ٹیم کو اپنے نزدیک ترین مقام پر رپورٹ کریں۔

جن نوجوانوں کو نیشنل سروس کے لئے اس سے قبل بلایا گیا ہو یا ان کو منتخب کیا گیا ہو لیکن کسی وجہ سے وہ نیشنل سروس میں بھرتی کرنے والی ٹیم کو رپورٹ نہ کر سکے ہوں وہ بھی نزدیک ترین بھرتی کرنے والی ٹیم کو رپورٹ کریں۔ (بحوالہ پاکستان ٹائمز ۱۸ دسمبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۶ کالم ۲)

ناظر تعلیم ربوہ

میجر محمد اکرم شہید کو نشانِ حیدر کا اعزاز دیا گیا

راولپنڈی ۲۴ دسمبر۔ پاکستان کے صدر نے میجر محمد اکرم شہید کو مشرقی پاکستان میں بے مثال جرأت اور جوانمردی دکھانے پر نشانِ حیدر کا اعزاز دیا ہے۔ میجر محمد اکرم مرحوم ڈنگہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔

صدر نے بریگیڈیئر سعد اللہ خان کو مشرقی پاکستان میں غیر معمولی بہادری اور جرأت دکھلانے پر ہلال جرأت کا اعزا

اخبار احمدیہ (بقیہ صفحہ اول)

حضور ایدہ اللہ نے اپنا نہایت بصیرت افروز خطبہ جمعہ سورۃ النصر کی تلاوت سے شروع فرمایا۔ اور پھر بتایا کہ اس مختصر سی سورۃ میں جو امور بیان ہوئے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب ایک مومن کو اپنی غلطیوں یا کوتاہیوں کے نتیجہ میں کوئی پریشانی پیدا ہو اور اس کے لباس تقویٰ پر کچھ دھبے پڑ جائیں تو وہ رات کی تاریکیوں میں اپنے خدا کے حضور آنسو بہا کر اسکی حفاظت اور پناہ کا طلبگار ہوتا ہے اور ساتھ ہی اپنے خون کی قربانی پیش کر کے بھی ان دھبوں کو دھونے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے اوپر موت وارد کر کے ایک نئی زندگی پاتا ہے۔

حضور نے موجودہ افسوسناک ملکی حالات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ درمیانی حالات خواہ کچھ ہوں لیکن ایک امر بہرحال یقینی ہے اور وہ یہ کہ غلبۂ اسلام کا سورج طلوع ہو کر رہے گا یہ خدا تعالیٰ کا حتمی وعدہ ہے اور ایک ایسی تقدیر ہے جو کبھی ٹل نہیں سکتی اور دنیا کی کوئی طاقت اس میں مزاحم نہیں ہو سکتی۔ پس خدا کی محبت میں گم ہو کر اپنے اوپر موت وارد کرو تاکہ تمہیں ایک نئی زندگی ملے ایسی زندگی جو تمہارے لئے بھی اور دنیا کے لئے بھی رحمت و برکت کا موجب بنے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

شکست اور جنگ بندی کے اسباب پر غور کرنے کیلئے تحقیقاتی کمشن کا تقرر

جسٹس حمود الرحمٰن کمشن کے صدر ہوں گے

راولپنڈی ۲۴ دسمبر۔ صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ایک تحقیقاتی کمشن قائم کیا ہے جو ان وجوہ کی تحقیقات کرے گا جن کی وجہ سے مشرقی پاکستان میں ہماری فوجوں کو شکست ہوئی اور مغربی محاذ پر جنگ بندی قبول کی گئی۔ اس کمیشن کے سربراہ پاکستان کے چیف جسٹس حمود الرحمٰن ہوں گے۔ اس کمیشن کو ۱۹۵۶ء کے تحقیقاتی قانون کے تحت مکمل اختیارات دیئے گئے ہیں تاکہ وہ جامع اور مکمل تحقیقات کر سکے۔

ہندوستان نے کبھی دل سے پاکستان کو قبول نہیں کیا (ٹائمز لندن)

لنڈن ۲۴ دسمبر۔ لندن کے مشہور روزنامہ ٹائمز میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان کے باشندوں نے کبھی دل سے پاکستان کو قبول نہیں کیا۔

ان کے دلوں میں اکھنڈ بھارت کا خیال سمایا ہوا ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ برصغیر کی تقسیم ایک نہ ایک دن ضرور ختم ہو کر رہے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان نے کبھی پاکستان کے ساتھ اپنے تعلقات کو حق و انصاف اور مساوات کی بنیاد پر استوار کرنے کی کوشش نہیں کی اور ہمیشہ اپنے عزائم کو فوجی قوت کے ساتھ پورا کرنے کی کوشش کی ہے

مضمون میں بتایا گیا ہے مشرقی پاکستان میں حالات خواہ کچھ بھی تھے بھارت کو یہ حق ہرگز نہیں تھا کہ وہ اپنے پڑوسی ملک پر ان حالات کو بہانہ بنا کر حملہ کر دیتا۔

ممتاز علی بھٹو نے گورنر سندھ کے عہدے کا حلف اٹھا لیا

کراچی ۲۴ دسمبر۔ جناب ممتاز علی بھٹو نے آج گورنر سندھ کے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ سندھ کے جسٹس طفیل علی عبد الرحمٰن نے ان سے حلف لیا۔

جناب ممتاز علی بھٹو نے بعد ازاں قائد اعظم کے مزار پر دعا کی اور پھر اس علاقہ کا دورہ کیا جہاں پر بھارت کی بمباری سے مکانات کو بہت نقصان ہوا تھا۔ آپ نے متاثرین کی ہر ممکن مدد کرنے کا وعدہ کیا۔

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ۔ مردوں اور عورتوں سب کے لئے یکساں مفید ہے

قیمت سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ فون نمبر ۳۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴